بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

ایڈیٹر

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ
دو روپے آٹھ آنے

جلد ۱۱ نمبر ۸ و ۹

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شایع ہوتا ہے

۱۵ / اپریل و یکم مئی ۱۹۳۷ء | ۳ / ۱۹ صفر ۱۳۵۶ ہجری

فہرست مضامین

مبارکباد	۲	
ہم موجودہ طرز تعلیم سے مغربیت کے اثر کو کس طرح زائل کر سکتے ہیں	۳ / ۸	محترمہ امۃ السلام اختر قادیان
خودکشی	۹ / ۱۰	محترمہ آمنہ خاتون (مولوی) قادیان
علم حساب	۱۰ / ۱۱	محترمہ اختر النساء صاحبہ حیدر آباد دکن
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن	۱۲ / ۱۵	(ایڈیٹر)
نماز	۱۶ / ۱۷	محترمہ ش۔ ا۔ سیدالنوالی
رپورٹ سالانہ مستورات انصار اللہ	۱۷ / ۱۹	سیکرٹری صاحبہ انصار اللہ مستورات سیالکوٹ
ہم حدیث کیوں پڑھتی ہیں . .	۲۲ / ۲۳	محترمہ امۃ العزیز شمیم صاحبہ
حقوق العباد	۲۳ / ۲۴	" سکینہ اختر صاحبہ
یتیم بچی کی آمین۔ وصایا۔ اشتہار۔ پھول	۲۴ / ۲۸	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران مصباح سے

۱- جن مصباحی بہنوں اور بھائیوں نے مصباح کے وی پی واپس انکاری کر دئے، ان کے نام مصباح بدستور جاری ہے۔ مہربانی فرماکر اپنے اپنے ذمے کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی ادا فرمائیں۔ تاکہ مصباح باقاعدہ شائع ہوتا رہے۔ ان کی وجہ سے دوسرے خوش معاملہ خریداروں کی حق تلفی بھی ہو جاتی ہے جب کوئی پرچہ بوجہ کمی اخراجات لیٹ ہو جاتا ہے۔ یا اکٹھا شائع کرنا پڑتا ہے۔

ولادت پُرسعادت

اک سے ہزار ہوویں ۔ بابرگ و بار ہوویں

یہ خبر تمام جماعت احمدیہ میں نہایت مسرت سے سنی گئی ہے کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے مولوی فاضل ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاں ۱۷ اپریل پونے دو بجے فرزند نرینہ تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ عمر و اقبال میں برکت دے اور ان انعامات کا وارث بنائے جو ابنائے فارس سے موعود ہیں۔ آمین

۲- خریداران بیرون ہند بھی جن کو یکم اپریل کے مصباح میں اطلاع دی گئی ہے۔ اپنا اپنا چندہ بذریعہ پوسٹل آرڈر یا صدر انجمن احمدیہ جلد ادا فرمائیں۔

مینیجر اخبار مصباح قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۷ء

ہم موجودہ طرز تعلیم سے مغربیت کے اثر کو کیسے زائل کر سکتی ہیں!

تعلیم دلانے کا مقصد سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتی ہوں۔ کہ ہماری تعلیم حاصل کرنے کا مقصد کیا ہے۔ مقصد تو یہ ہے۔ کہ امور خانہ داری کو احسن طریق پر سرانجام دے سکیں۔ مثلاً خانہ داری کرنا۔ کپڑے دھونا۔ استری کرنا۔ حفظان صحت۔ بیماروں کی تیمارداری کرنا۔ بچوں کی ٹھیک ٹھیک پرورش اور تربیت کرنا۔ گھر کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا۔ دوسرے درجہ پر فارغ اوقات کے لئے صنعت کی تعلیم کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ بڑے بڑے صنعت و حرفت کے زنانہ مرکز قائم کئے جائیں۔ مثلاً قالین بُننا۔ دریاں بُننا۔ اُونی کپڑے تیار کرنا۔ مختلف قسم کی ٹوکریاں بید کی کرسیاں۔ لیس زردوزی۔ اور سلمے اور ستارے کا کام کرنا۔ پھر ان کے علاوہ آداب مجلس و طرز معاشرت سے آگاہ ہونا۔ وغیرہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے واقف ہونا۔ اور مذہبی کتب پڑھنا ضروری ہیں۔

موجودہ زمانہ میں کس کو معلوم نہیں کہ عورتوں کو تعلیم دلانا ازبس ضروری ہے۔ عورتوں کو تعلیم دلانے سے نہ صرف گھریلو زندگی آرام دہ ہو سکتی ہے بلکہ اس کا اثر معاشرت قومی اور سیاست ملکی پر بھی پڑتا ہے۔ ایک لڑکی کو تعلیم دلانا گویا ایک ماں کو تعلیم دلانا ہے۔ اور بالواسطہ اسکے بچوں کی صحیح تربیت کرنا ہے۔ ایک لڑکی کو تعلیم دلا کر ایک پورے خاندان کو سُدھارا جا سکتا ہے؛

اس لئے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی بچیوں کو ایسی تعلیم دلائیں جس کا اثر اخلاق پر پڑے اور جوان کی آئندہ زندگی میں باعث آرام بن سکے۔ جس سے وہ حقوق اور حقوق العباد سے واقف اور آداب مجلس سے آگاہ ہو سکیں۔ نیز وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ کے مطابق اس مقصد کو کما حقہ پورا کر سکیں جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے بغیر سینکڑوں ایسی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو خاندان کی پاکیزہ زندگی میں بیشمار بدمزگیاں پیدا کر دیتی ہیں اور جس سے خاندان کے نیک نام پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ یہی نہیں کہ تعلیم نہ دلانے سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں بلکہ صحیح طور پر تعلیم نہ دلانے سے بھی خاندانوں میں خرابیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہوتی ہیں۔ یہ غیر موزوں طرز تعلیم مغربیت کی تقلید کا اثر ہوتا ہے۔

نصابِ تعلیم

ان خرابیوں کی زیادہ تر وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے نصاب تعلیم میں بالکل فرق نہیں ہوتا۔ جو کتب لڑکوں کے کورس میں رکھی جاتی ہیں وہی لڑکیوں کے لئے مقرر کردیجاتی ہیں۔ حالانکہ جو کتابیں لڑکوں کے لئے زیادہ موزوں ہوں وہ ہرگز لڑکیوں کے لئے مناسب نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ لڑکیوں کی ضرورت لڑکوں کی ضروریات سے بالکل جُداگانہ ہوتی ہیں۔ لڑکوں کی کتب میں جو باتیں ان کے اخلاق سنوارنے کے لئے ہوتی ہیں ان سے لڑکیوں کے اخلاق نہیں سُدھر سکتے۔

پھر ان کتابوں میں بعض ایسی کتابیں بھی شامل ہوتی ہیں جنہیں عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے۔ جسے پڑھکر لڑکیوں کے دل میں بھی ایسی ہی نازیبا باتوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستان کی حالت تو پھر بھی کچھ اچھی ہے لیکن مغربی ممالک میں لڑکیوں اور لڑکوں کے تعلیمی نصابوں میں اختلاف تو درکنار لڑکے اور لڑکیاں سکولوں میں اکٹھے تعلیم پارہے ہیں۔ لڑکے لڑکیوں کو اور لڑکیاں لڑکوں کو دوست بنانے میں شرم و جھجھک محسوس نہیں کرتیں وہ اسے باعث فخر یقین کرتی ہیں۔ اور ان دوستوں کو ہر جگہ لئے پھرتی ہیں۔ دوسرے لوگوں سے حتیٰ کہ ماں باپ سے بھی فخریہ یہ الفاظ کہتی ہیں کہ دیکھئے یہ ہمارا دوست ہے۔ ان کی تعریفوں کے پل باندھتی ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ ان کے ماں باپ بھی اس بات میں شرم محسوس نہیں کرتے کہ انکی کنواری لڑکیاں کیسے ناگوار حالات میں سے گزر رہی ہوتی ہیں۔ ہاں وہ انہیں دوست بنانے کی بخوشی اجازت دیدیتے ہیں۔ یہ دوستی بعد میں ناگوار حالات اختیار کرلیتی ہے۔ جسکا بیان قلم کی طاقت سے باہر ہے۔

مغربیت کے دیگر اثرات بد کے ساتھ یہ اثر بھی ہندوستان میں رونما ہورہا ہے۔ لوگ اپنی نوجوان معصوم لڑکیوں کو لڑکوں کے کالج میں داخل کروادیتے ہیں۔ پنجاب میں ایسے کئی ایک کالج ہیں۔ افسوس ہے ایسے والدین پر جو مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی لڑکیوں کو ایسے کالجوں میں داخل کرواتے ہوئے غیر مردوں کے سامنے جاکر اپنے حسن کی نمائش کی اجازت دیدیتے ہیں۔ اِسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو عموماً اور وابستگان دامن احمدؑ کو خصوصاً ایسی باتوں سے پرہیز لازم ہے جو اسلام اور احمدیت کی شان کو بٹہ لگانے کی باعث بنیں۔ انہیں اپنی لڑکیوں کو مردانہ کالجوں میں بھیجکر اپنے خاندان اور اسلام یا احمدیت کو بدنام کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

پَردہ

پھر یہیں پر بس نہیں کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے کورس میں فرق نہ ہونے کی وجہ سے انکے دِل میں برے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ بُرے خیالات کا بیج بوکر پَردہ کو بھی خیر باد کہدیا جاتا ہے۔ ایسی لڑکیوں کو گھر کی چار دیواری میں بیٹھنا سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ انگریزی نیم عریاں لباس زیب تن کرکے بال کٹواکر اونچی ایڑی دار جوتا پہنکر بے ضرورت بلاوجہ تفریحگاہوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے حسن کی نمائش کرتی پھرتی ہیں۔ الغرض انہیں اپنی بزرگ عورتوں اور خیر خواہ بڑی بوڑھیوں کے پاس بیٹھنا سخت ناگوار گزرتا ہے۔ یہی بات ہے کہ جسے دیکھکر اکثر دانشمند چاہتے ہیں۔ کہ ہماری لڑکیاں ان نیم مغربی درسگاہوں میں داخل ہو کر مغربیت سے متاثر نہ ہوں لیکن چونکہ ہندوستان میں ہی زیادہ تر عیسائی مشن ہوتے ہیں اور ان میں عیسائیت کی تعلیم اور تربیت ہوتی ہے۔ کرسٹان استانیوں کی صحبت کا کم از کم یہ اثر ضرور ہوتا ہے۔ کہ لڑکیاں اپنے بزرگوں کو جاہل سمجھتی ہیں۔ بعض پر تو عیسائیت کا وہ جادو چڑھتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی قدیم ہندوستان کی تعلیم سے متنفر ہوتی ہیں۔ بلکہ کھلے منہ عیسائیت قبول کر لیتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عیسائی مشن درسگاہوں کی کرسچین استانیاں عیسائیت کو کچھ ایسے دلفریب پیرائے میں ملبوس کر کے پیش کرتی ہیں۔ کہ بھولی بھالی دختران اسلام بوجہ اسلام سے غافل محض ہونے کے عیسویت کو بجائے اسلام کے پر لطف شیریں خیال کرتی ہیں۔ اور اپنی استانیوں کے اس ظاہری حسن سلوک کو دیکھکر باپ بیٹا روح القدس کے نغمے الاپنے لگ جاتی ہیں؛

علاوہ ازیں ہندوستان میں باقاعدہ طور پر مذہبی تعلیم دینے کے لئے کوئی انتظام نہیں صرف گھروں میں جو ماں باپ لڑکیوں کو سادہ قرآن کریم پڑھا دیں بس وہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ اور اکثر جگہوں میں تو یہ بھی میسر نہیں۔ پھر ماں باپ اس ڈر سے کہ کہیں انکی لڑکیاں فرنگیوں کا مذہب نہ اختیار کر لیں جس کی وجہ سے خاندان کی ناک کٹ جانے کا ڈر ہے۔ اپنی لڑکیوں کو زیادہ تعلیم دلوانے کے قائل ہی نہیں۔ اور بعض ابتدائی تعلیم بھی دلوانا مناسب نہیں سمجھتے؛

اخلاق

اس وقت مغربی لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت سب لوگوں پر بخوبی عیاں ہے۔ یہی اخلاق پھر مسلمان لڑکیاں بھی سیکھ لیتی ہیں۔ یورپین تہذیب نے ایسا رنگ اختیار کیا ہے کہ جن امور کو اسلام نے فحش قرار دیا ہے وہ اس کے نزدیک سوسائیٹی کی تہذیب کا جزو بن چکی ہیں۔ مثلاً غیر مردوں کے ساتھ ناچنا۔ غیر مردوں اور عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا۔ غیر عورتوں اور مردوں کا باہمدگر سیر و تفریح اور تماشوں میں شامل ہونا۔ وغیرہ۔ آج سے قبل ہندوستان کو ان بیہودہ باتوں سے پاک کہا جا سکتا تھا۔ مگر آج جبکہ اہل ہند اسلامی تہذیب کی نسبت مغربی تہذیب کو دل سے چاہتے اور اسلامی تہذیب پر چلنے والے کو جاہل قرار دیتے ہیں۔ ان خرافات سے پاک نہیں کہا جا سکتا۔ مزید براں سب سے بڑی فحاشی اس وقت کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔ اکثر مسموم شہروں میں اسے نفسانی کمزوری اور عمل بد سمجھنے کی بجائے ایک طبعی فعل اور روزمرہ کا شغل خیال کیا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں ایسی نہیں کہ ان کے تصور سے ہر ایک سلیم الفطرت انسان کے رونگٹے نہ کھڑے ہو جائیں۔ اور اس سراسر ظلمت و ہلاکت کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو نہ آئے۔ غرض ایسے کریہہ افعال جنکا وہم بھی ایک احمدی کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سوسائیٹی کے نزدیک محبوب اور مغربی تہذیب کے اخلاق میں داخل ہیں۔ پھر شراب اور جوا اور سود جس کے متعلق الہٰی ارشاد ہے۔ فاذنو بحرب من اللّٰہ مسلمان اس کا نام منافع رکھ کر استعمال کر رہے ہیں۔ اور شراب جوا ان لوگوں کا نہ صرف مشغلہ ہے بلکہ ان کے تمدن کا جزو ہے ؎

تمدن

مغربی لوگوں کے تمدن کی یہ حالت ہے۔ کہ عورتیں مردوں کے ساتھ بازاروں میں تجارت کرتی ہیں۔ اور یورپ میں دکانوں پر حسین عورتیں صرف اس لئے بیٹھتی ہیں کہ وہ گاہکوں سے ملکر انکو اپنے حسن سے گرویدہ کریں۔ اور ان کے دل کو لبھانیکی کوشش کریں۔ پھر عورتیں اس قدر آزاد ہیں کہ وہ مردوں کا لباس پہنکر گھوڑوں پر چڑھ کر سر بازار چکر لگاتی ہیں۔ مغربی ممالک کی جو عورتیں ہندوستان آتی ہیں وہ یہاں آکر بھی ایسے ہی کرتی ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی ہندوستان کی عورتوں میں آزادی کا یہ غلط مفہوم لیا جانے لگا ہے۔ پھر مغربی طرز طریق پر چلنے والی عورتوں میں نہ شرم ہے نہ حجاب اور جھجھک یہ مردوں سے کسی بات میں پیچھے رہنا نہیں چاہتیں۔ کھانے پکانے کے جھمیلے میں پڑنے سے انکار کرتی ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بغیر کھانے پکانے کے کام میں کچھ حرج نہیں۔ تمام دنیا میں ہوٹل کھلے ہوئے ہیں جنمیں اچھے سے اچھا کھانا پکا پکایا مل سکتا ہے۔ پھر ہم اتنے معمولی سے کام کے لئے کیوں اپنی عزیز زندگی برباد کرلیں۔ انہیں یہ کام بار معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ عورت کی قابلیت کے صرف یہ معنے ہیں کہ عورت اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ صنعت و حرفت میں دستگاہ رکھتی ہو۔ ریل۔ ہوائی جہاز۔ موٹر سائیکل وغیرہ وغیرہ ہر چیز استعمال کرسکتی ہو۔ حکومت اور سیاست میں وہ تمام حقوق رکھتی ہو۔ اور جیسے مرد ہر بات میں آزاد ہیں، اسی طرح عورت بھی آزاد ہو۔ اپنے فرائض سے یکسر غافل ہوکر عورتیں اس نام نہاد آزادی کے کچھ بری طرح درپے ہیں۔ یہ عورتیں بیشتر حصہ اوقات گھر سے باہر گذارتی ہیں۔ گھر کی نسبت سیر۔ تماشے۔ تفریح میں زیادہ دل لگاتی ہیں۔ اب میری بہنیں خود غور فرمالیں کہ یہ ہے ان مغربی تہذیب اختیار کرنیوالوں کی ذہنیت اور یہ ہے ان کی تہذیب۔ افسوس ہے ان راہ گم کردہ لوگوں پہ جو ایسی ننگ انسانیت پر فریفتہ ہیں

شرافت

ان مغربی ممالک کی عورتوں میں شرافت کا مفہوم عجیب ہے۔ پہلے تو ایک عورت کی شرافت یہ تھی کہ وہ حیا کی پتلی تھی۔ اور اسے شرم کا احساس تھا۔ صورت تو کیا آواز تک کا پردہ کرتی اور اپنے خاوند کے حکم پر سر تسلیم خم کرتی۔ لیکن علوم جدیدہ حاصل کرنیوالی اور نئی تہذیب کا رنگ رکھنے والی عورت ان باتوں کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ وہ پردے کی دیوار آہستہ آہستہ اٹھا رہی ہے۔ اور آزادی سے مردوں کے ساتھ ملتی جلتی اور ان سے ٹینس کھیلتی ہے۔ دریا کے کناروں پر گشت کرتی اور نہروں۔ تالابوں میں تیرتی پھرتی ہے۔ کلبوں میں بغیر کسی حجاب کے مردوں کیساتھ ناچتی پھرتی ہے۔ ہنسی مذاق کرتی اور تھیٹر اور سینما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھتی اور سگریٹ اور شراب پیتی پھرتی ہیں۔ اور یہ سب باتیں مغربی ممالک میں شرافت کے خلاف نہیں۔ بلکہ عین شرافت ہیں۔ اب مشرقی ممالک کی جانب یہ وباء حرکت کرتی آرہی ہے۔ مردوں کے جلسوں میں عورتیں بغیر حجاب کے شریک ہوتی ہیں۔ اور شریف خاندانی عورتوں کا مردوں کی مجلسوں میں گانا بجانا ایک حد تک درست سمجھا جانے لگا ہے۔ یہ سب باتیں مشرقی ممالک میں تہذیب میں داخل ہونی شروع ہو گئی ہیں۔

زینت

زینت کی تعریف بھی اب بالکل بدل چکی ہے۔ گذشتہ لباس پوشاک زیور وغیرہ میں غرض ہر ایک چیز میں تبدیلی ہو گئی ہے۔ مغربی تہذیب کی عورتیں مردوں کی طرح سر کے بال کٹواتی ہیں اور مردوں کی طرح ہاتھ پاؤں ناک کان کو زیورات سے گرانبار بنانا پسند نہیں کرتیں۔ بس ہاتھ میں کوئی ہلکی سی چوڑی پہن لی اور کان میں کوئی ہلکا سا نفیس بُندا لٹکا لیا۔ پُرانی تہذیب کے مطابق کپڑے اسلئے پہنے جاتے تھے۔ کہ بدن کو چھپایا جائے۔ لیکن مغربی عورتیں اس قسم کے کپڑے پہنتی ہیں کہ ان کی وضع و تراش برہنگی کیوجہ سے کپڑوں سے مختلف ہے۔ مثلاً گردن کے نیچے سینہ تک کا حصہ کھلا باہیں برہنہ اور ران تک ہم رنگ موزے کسے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جو بھی زیادہ مغربی تہذیب کی پابند نہیں ہوئیں وہ جمپر پہنتی ہیں۔ اور وہ بھی اس وضع کے گردن کے نیچے سینہ کی حد تک برہنہ رکھنے والے۔ اُف کس قدر غیرت کا مقام ہے۔ خدا رحم کرے۔ اور نئی تہذیب کے پیرووُں کی حالت کو بدل دے۔ جب ان لوگوں کے حالات پڑھتی یا سنتی ہوں۔

ع محو حیرت ہوں کہ دُنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

دلدادگان مغربیت اپنے انجام سے غافل ہو کر پُرانی تہذیب کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ اور گھربار دولت وحشمت و جاہ سب اسی کی نذر ہو رہا ہے۔ تمام دُنیا کے گوشوں سے اب تو فیشن کے غلغلے بلند ہو چکے ہیں۔ اور ہندوستان کی عورتیں بھی پردے کو خدا حافظ کہتی ہوئی یہ کہتی ہیں کہ آگ لگے اس پردے کو۔ بھاڑ میں جائے یہ پردہ جسنے ہمیں بالکل لنگڑا لولا اور اپاہج بنا دیا ہے ایسا پردہ کس کام کا اپنے حساب سے تو قید خانہ ہے۔ دم گھٹ گھٹ کر رہتا ہے۔ جی گھبراتا ہے۔ اسکو ترک کرنا ہی پڑے گا۔ کئی خواتین پردے کی رسم کو ہٹانے کے لئے بڑے بڑے لیکچر دے رہی ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا اقتباس بطور نمونہ ایک خاتون کے لیکچر کا حصہ ہے۔

ایسے نیم فرنگیوں اور نام نہاد آزادی کے حامیوں سے خدا کی پناہ جو اپنے خاندان کو ایسا کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر وہ غور کریں تو ان کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اگر مغربیت کا اثر کم نہ ہو تو وہ وقت نزدیک ہے جبکہ ہندوستان بھی ہو بہو یورپ بنجائے۔

اب مَیں بہنوں سے مؤدبانہ التماس کرتی ہوں کہ وہ ایسی "تہذیب" سے احتراز کریں۔ انہیں زیادہ تر وہ مضامین و علوم سیکھنے چاہئیں جو سادگی کی تعلیم پر مبنی ہوں۔ اور انہیں احکام شریعت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف زیادہ توجہ دلائیں۔ اور اسلامی پردہ پر کاربند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہنے کی تلقین کریں۔ فیشن جیسی بلا سے چھڑا کے صاف، پاک سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کریں۔ بہنو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں عورتیں کیسی سادہ پاکیزہ زندگی بسر کیا کرتی تھیں۔ اور فیشن کا نام بھی نہ جانتی تھیں اور نہ وہ فیشن کرنا پسند کرتی تھیں کیونکہ بخوبی معلوم تھا کہ فیشن محض تضیع اوقات ہے۔ اس سے وقت بچاکر دینی خدمات سرانجام دینا اولیٰ ہے۔ مبارک ہیں وہ بہنیں جو ان کے نقش قدم پر چلیں اور دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔ اب یہ سوال لازماً ہر ایک دل میں پیدا ہوگا۔ کہ پھر وہ کونسی درسگاہ ہے جہاں ایسی پاک تربیت میسّر آسکتی ہے۔ سو میں اپنی بہنوں کو بشارت دیتی ہوں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے طالبات کے لئے ان خطرات سے بچنے کے واسطے ایک علاج تجویز فرمایا ہے۔ اعنی قادیان نصرت ہائی سکول میں ایک کلاس کھلوائی ہے جہاں مذہبی کتب پڑھائی جاتی ہیں لڑکیاں مڈل تک تعلیم حاصل کر چکنے کے بعد اس کلاس میں داخل ہوتی ہیں۔ جہاں انہیں عربی۔ انگلش۔ ہوم نرسنگ جنرل نالج خانہ داری۔ سلائی کی معقول تعلیم دیجاتی ہے اسکے علاوہ قرآن کریم۔ احادیث۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے اسلامی اصول کی فلاسفی۔ الوصیت۔ حقیقۃ الوحی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب میں سے دعوۃ الامیر۔ احمدیت۔ سیرۃ مسیح موعودؑ۔ ان کے علاوہ فقہ احمدیہ سیرۃ خاتم النبیین۔ سیرۃ مسیح موعودؑ پڑھائی جاتی ہیں۔ انگلش میں گفتگو کرنا سکھایا جاتا ہے۔ تا انگریزی دان خواتین میں تبلیغ کرسکیں۔ میں اپنی بہنوں سے گذارش کرتی ہوں۔ کہ وہ مغربی تہذیب کے اثرات بد سے محفوظ رہنے کیلئے اس سکیم کے مطابق اپنی تعلیم کا انتظام کریں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے لئے تجویز فرمائی ہے۔ ہندوستان کی عورتیں سوچ لیں کہ وہ کہاں تک مغربی تہذیب پر چل کر آرام اور وہ مقاصد حاصل کرسکتی ہیں جس کے لئے وہ دنیا میں آئی ہیں ؛

میری باتیں تلخ ہوں یا شیریں۔ ناگوار ہوں یا خوشگوار۔ پسندیدہ ہوں یا ناپسند لیکن حقائق ہیں، جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا ؛

(امۃ السلام اختر قادیان)

تعلیم خاتون

برادر محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے خواتین کی ابتدائی تعلیم کے لئے یہ رسالہ لکھا ہے۔ جو ایسا مقبول ہوا۔ کہ بار چہارم طبع ہوا ہے۔ قیمت تین آنے (۳/) ؛

اخلاق خاتون

یہ رسالہ بھی برادر موصوف نے خواتین کیلئے مختلف ہدایات کا مجموعہ شائع کیا ہے۔ جو بار سوم شائع ہوا۔ قیمت تین آنے (۳/) ؛

دعائے صحت

خاکسار کی طبیعت اکثر علیل رہتی ہے۔ دعاء فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطاء فرمائے ؛

(محمد اسمٰعیل کاتب اخبار مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

75

خودکشی

آجکل دُنیا میں بعض جرائم خصوصیت سے بڑھ رہے ہیں اور سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قسم کے جرائم کی وباء کا انسداد کیسے ہو سکیگا۔ مثلاً خودکشی قتل وغیرہ اس زمانہ میں خودکشی کرنیوالوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور شائد ہی اس کی مثال کسی گذشتہ زمانہ میں مل سکے۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ روزانہ اخبارات میں صرف ہندوستان کی ہی کئی کئی واردات کا ذکر ہوتا ہے۔ گویا خودکشی کو بھی لوگوں نے آجکل ایک "فیشن" تصور کر لیا ہے۔ فیشن مَیں اِس لئے کہہ رہی ہوں کہ خودکشی کرنیوالوں میں عموماً تعلیم یافتہ لوگ ہوتے ہیں؛

پھر اِس لئے بھی "خودکشی" کو فیشن کہا جاسکتا ہے کہ خودکشی کرنے کی وجوہات بالکل معمولی ہوتی ہیں۔ کئی دفعہ عورتیں گھر میں معمولی جھگڑے کیوجہ سے ناراض ہوکر خودکشی کر لیتی ہیں۔ اور بعض احمق عورتیں تو اپنے بچوں سمیت کنوئیں میں چھلانگ لگادیتی ہیں جو کہ ایک ہی وقت میں قتل اور خودکشی دو گناہوں کا ارتکاب کرتی ہیں۔ کوئی شخص افلاس یا بیکاری کا بہانہ ظاہر کرکے، کوئی فیل ہونے کیوجہ سے یعنی اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات ہوتی دیکھ جھٹ خودکشی پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ گویا مر کر یہ لوگ خدا تعالیٰ سے جھگڑا کرنا چاہتے ہیں؛

اگرچہ ایسے لوگ مختلف مذاہب کے ہوتے ہیں اور شائد ہر مذہب کی تعلیم میں اس فعل (خودکشی) کے متعلق کوئی احکام ہوں مگر اسلام میں خودکشی کی جتنی ممانعت ہے میرے خیال میں کسی اور مذہب میں نہیں ہوگی؛

اِسلام نے یہ بالکل اجازت نہیں دی کہ کوئی شخص اپنی مرضی کے مطابق اور قانون قدرت میں دخل انداز ہوکر خود مرنے پر آمادہ ہو۔ بلکہ ایسی موت کو حرام موت قرار دیا ہے۔ اور ایسا گناہ بتایا ہے جو کبھی معاف نہیں ہو سکتا۔ کئی کبائر گناہ بھی اللہ تعالیٰ استغفار اور توبہ کے ذریعہ بخش سکتا ہے۔ لیکن خودکشی ایک ایسا گناہ کبیرہ ہے۔ کہ انسان کو اس کا ارتکاب کرنے کے بعد توبہ اور استغفار کا موقع نہیں ملسکتا۔ گویا خودکشی کرنا اس لحاظ سے سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ جو بخشا نہیں جاتا۔ اِنّہٗ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خودکشی کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ جو شخص جس طریقہ سے خودکشی کرے گا۔ دوزخ میں اسکے ساتھ ویسا ہی ہوتا رہیگا۔ یعنی اگر کوئی زہر کھاکر خودکشی کریگا تو اسکو ہمیشہ زہر کھانے کو ملیگا۔ اور اگر کوئی ڈوب کر مرے گا تو وہ ہمیشہ غوطے کھاتا رہیگا۔ اسی طرح اونچی جگہ سے گر کر خودکشی کرنیوالے یا رسّی کے ساتھ لٹک کر مرنے والے سے بھی ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسا وہ کریگا؛

اسلام ایک ایسا پاکیزہ اور فطرت کے مطابق مذہب ہے کہ دوسرے مذاہب اس سے سبق اور اس کی تعلیم سے فائدے حاصل کر رہے ہیں۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدقسمت ہیں وہ لوگ جو مسلمان کہلا کر اسلامی تعلیمات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور اسلامی احکام کی ذرہ برابر قدر و منزلت ان کے دلوں میں نہیں اور وہ ناقابل عمل خیال کرتے ہیں۔ اور اگر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے متعلق کچھ تھوڑا بہت جانتے بھی ہیں تو محض نام اور دکھاوے کے لئے نہ کہ عمل کے لئے ؛

یہی خودکشی کے متعلق خیال کر لیا جائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کتنا سخت ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن اسکو لوگ کوئی گناہ نہیں سمجھتے۔ اور بے تکلف اس کا ارتکاب کر لیتے ہیں ؛

اگرچہ سب سے پہلے مذہبی احکام کو ماننا لازمی ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کی پرواہ نہ کرے تو ویسے بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ فعل بزدلی اور حماقت کا کتنا بین ثبوت ہے۔ اور اخلاقی جرم بھی ہے ؛

انسان کو دنیا میں ہمیشہ مختلف حالات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کبھی انسان کے دن راحت میں گذرتے ہیں کبھی رنج و غم کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ کبھی مال و دولت کی کثرت ہوتی ہے اور بعض اوقات تنگدستی کا زمانہ آجاتا ہے۔ مگر سب حالات میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر صابر و شاکر رہنا انسان کا فرض ہے۔ اگر کسی وقت انسان کی مرضی کے خلاف حالات پیش آگئے تو اٹھ کر مرنے کو طیار ہو جانا یہ پرلے درجے کی حماقت نہیں تو اور کیا ہے ؛

اللہ تعالیٰ نے تو ہر مشکل اور ہر تکلیف کا علاج پیدا کیا ہوا ہے۔ مگر کم عقل آدمی ان کو استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور آسان راہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جو دراصل سخت اور بہت کٹھن ہے ؛

بہرحال ایک بہادر عقلمند اور دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا آدمی کبھی اس بزدلانہ فعل یعنی خودکشی کا ہرگز ارادہ نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے لوگوں پر رحم کرے تا وہ ہدایت پا کر اس قسم کے برے کاموں سے بچ سکیں۔ جن کی کثرت نے دنیا میں نحوست پیدا کر رکھی ہے۔ آمین

(آمنہ خاتون (مولوی) قادیان)

علم حساب

میری معزز بہنو! آج میں آپ کی خدمت میں ایک چھوٹا سا معمولی علم حساب پر اپنا مضمون پیش کرتی ہوں امید ہے کہ میری بہنیں اس چھوٹے سے مضمون کو توجہ سے پڑھیں گی ؛

حساب وہ علم ہے جس میں اعداد کے استعمال کا بیان ہو۔ لیکن جب ہم حساب کے اصول اور قواعد دریافت کرتے ہیں۔ تب اس کو علم حساب کہتے ہیں۔ اور جب اصول و قواعد کا عمل روزمرہ کے لین دین میں کرتے ہیں تو اس اعتبار سے حساب کو فن کہتے ہیں حساب کی کم و بیش ضرورت ہر علم میں ہوتی ہے۔ معاملات روزمرہ میں یہ ایسا لازم اور ضروری ہے جیسا کہ زندگی میں آنکھوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نو ر بادشاہ سے لیکر غریب کاشتکار تک کا کام بغیر اسکے چل نہیں سکتا۔

(۳) علم سے قواعد عقلیہ کی ترقی ہوتی ہے توجہ کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ علم حساب پریشان مزاج کیواسطے اکسیر اعظم ہے۔ یہ بمنزلہ منطق کے ہے۔ کیونکہ جس طرح منطق میں دلیلوں کی غلطی دریافت کی جاتی ہے۔ اسی طرح ہر سوال حل کرنے میں عمل بالترتیب کرنا پڑتا ہے۔ اپنے خیالات منطقیانہ طور پر ترتیب دینے کی عادت ہوتی ہے۔ اور اگر سوال غلط ہو تو عمل کی غلطی معلوم کی جاتی ہے۔ قوت مشاہدہ ترقی حاصل کرتی ہے حساب کی ابتدائی تعلیم اشیاء کے سبق کیطرح ہوتی ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے۔ کیونکہ اصول و قواعد۔ پہاڑے۔ اوزان یاد رکھنے پڑتے ہیں۔ قوت استدلال زور پاتی ہے کیونکہ ایک ہی اصل باقاعدہ کے ذریعہ سے مختلف سوالات حل کر لینے سے عقل کی ترقی ہوتی ہے۔ کیونکہ اصول و قواعد کے نکلوانے میں عقل سے بہت زیادہ کام پڑتا ہے۔

حق سے محبت جھوٹ سے نفرت کرنیکا سچا شوق پیدا ہوجاتا ہے۔ صحت اور صفائی کی عادت ہوجاتی ہے۔ روحانی حظ حاصل ہوتا ہے علم حساب مثل ایک ٹکسال کے ہے۔ کہ جسمیں مختلف اقسام کے سکے۔ باٹ اور پیمانے وغیرہ موجود ہوں سوال کو خود سوچ سمجھ کر نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے دوسروں کی امداد کی پرواہ نہ ہو۔ عمل صاف اور ستھرا ہے تاکہ دیکھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو سوال حل کرنے میں اول یہ سوچنا چاہیئے کہ ہمکو کیا اور کس طرح کرنا ہے۔ کیونکہ بغیر سوچے سمجھے حل کرنیسے وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور عمل بدنما ہوجاتا ہے

اور صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اسمیں اسقدر مشق کرنا چاہیئے کہ اگر عمل میں کہیں غلطی ہوجائے تو فوراً پکڑی جاسکے۔

سب سے ضروری اور لازمی یہ ہدایت ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کیوقت اُستاد کی باتوں کے سُننے اور سمجھنے میں کامل توجہ رکھی جاوے ورنہ اسوقت بے توجہی کرنیسے ہمیشہ کیلئے خامی رہجاتی ہے۔

(خاکسارہ اختر النساء بیگم احمدی بنت محمد جلیل فیضی احمدی حیدرآباد دکن)

ترپھلہ کے فوائد

ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ تینوں ہم وزن لیکر کوٹ کر ایک ایک تولہ کی پڑیاں بنالیں۔ روز رات کو ایک پڑیا تین چھٹانک پانی میں مٹی یا شیشے کے برتن میں بھگو دیں اور صبح کو آئی ڈوش میں لیکر آنکھ میں لگائیں یا چھپکے ماریں۔ دن میں چار پانچ دفعہ ایسا کرنے سے چند روز میں چشمہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اگر اسی عرق کی دن میں چار پانچ دفعہ کُلی کریں تو دانتوں میں کوئی مرض نہ ہوگا۔ قبض رفع کرنے کیلئے بھی یہ اچھی چیز ہے مگر جاڑوں میں یوں استعمال کرنا چاہیئے۔ کہ دردری سی پیس کر اور نمک ملا کر رات کو گرم پانی کیساتھ کھالیں۔ اگر کسی کے جلدی بیماریاں یعنی پھوڑے پھنسیاں ہورہی ہوں۔ تو اسی طرح کا ہلکا سا مسہل چند روز استعمال کرنیسے خون صاف ہوجائیگا۔

آملہ۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ چھالیہ۔ ہم وزن لے کر مٹی کے برتن میں رکھ کر گیلی مٹی سے منہ بند کردیں۔ برتن کو آدھا بھرنا چاہیئے۔ ورنہ ٹوٹ جائے گا۔ جب سوکھ جائے۔ تو اوپر نیچے اُپلے چن کر چھ سات گھنٹے کی آنچ دیں۔ سب چیزیں جلکر بڑی اور ہلکی ہوجائیں گی۔ پھر پیسکر منجن کیطرح استعمال کریں۔ ہلتے ہوئے دانت انشاءاللہ جم جائینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن"

اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۹۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶) یہ وہ وحی الٰہی ہے جو آج سے تیس برس پیشتر خدا کے موعود مسیح پر نازل ہوئی۔ اور ہر سال ع "پھر بہار آئی خُدا کی بات پھر پُوری ہُوئی" کے مطابق اپنی صداقت کا جلوہ دکھا کر مومنین کے ازدیاد ایمان و عرفان اور مخالفین پر اتمام حُجّت و بُرہان کا موجب ہوتی ہے۔ پہلے ایک مضمون مصباح میں شائع ہو چکا ہے یہ اس کی دُوسری قسط ہے۔ ملاحظہ ہو اقتباس اخبارات :۔

لندن ۱۵ر مارچ۔ انگلستان میں ایک طرف تو شمالی حصہ میں برفباری سے سخت سردی پڑ رہی ہے۔ دُوسری طرف جنوب میں اسقدر بارش ہُوئی ہے کہ گذشتہ تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں۔ امسال صرف مقام کیو میں اتنی شدید بارش ہُوئی ہے کہ اس طرح کی بارش گذشتہ سالوں کے ابتدائی تین مہینوں میں ۱۸۷۱ء سے کبھی نہیں ہُوئی تھی۔ گرین وِچ میں ۱۲۲ سال سے کبھی ایسی خوفناک بارش نہیں ہُوئی۔ قریب قریب تمام اسکاٹ لینڈ۔ آئرلینڈ۔ ویلز اور انگلستان کے شمالی حصہ میں گذشتہ چند روز سے برف کے شدید طوفان آرہے ہیں۔ جزائر برطانیہ میں اتنی زبردست برفباری کبھی نہیں ہُوئی تھی۔ آئرلینڈ۔ اسکاٹ لینڈ اور انگلستان کے شمال میں اکثر سڑکوں پر کئی کئی فٹ برف گرنے سے آمدورفت بند ہوگئی ہے۔ اس برفباری سے کسانوں کو شدید نقصان پہنچے ہیں۔ چھتیں برف کے بوجھ سے منہدم ہوگئیں ؛

پنجاب امسال پنجاب کے مختلف حصوں میں زمینداروں کو کثرتِ باراں اور ژالہ باری کیوجہ سے جو نقصان اٹھانا پڑا اس کا اندازہ محض اس واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ کہ صرف ضلع ملتان کے زمینداروں کی امداد کیلئے حکومت نے ایک لاکھ روپیہ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ملتان نے پانچہزار اور ریڈکراس سوسائیٹی نے دو ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اس کے علاوہ علاقہ گجرات اور سارے شمالی پنجاب میں عام طور پر ژالہ باری اور کثرت باراں کیوجہ سے جو نقصان ہُوا ہے۔ وہ نہائیت ہی شدید ہے۔ (دورِ جدید ۳ پہلے ۱۲)

کراچی۔ ۲ر اپریل کی شام کولاڑکانہ میں ایک زبردست طوفان بادو ژالہ باری آیا جس سے بہت سے مکانات انسانوں اور جانوروں کو شدید نقصان پہنچا۔ دس منٹ تک سڑکیں پانی اور اولوں سے بھر گئیں۔ وہاں کے لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے ہوش میں کبھی ایسا زبردست طوفان نہیں آیا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانپور۔ ۳۔ اپریل۔ آج دو سو دیہاتیوں کا ایک زبردست جلوس شہر میں نکلا۔ ان دیہاتیوں کو ضلع میں ژالہ باری سے شدید نقصانات برداشت کرنا پڑے تھے ؛

شیخوپورہ۔ ۱۱ اپریل۔ کل پٹیالہ دوست محمد تحصیل شاہدرہ میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا خدا کا قہر نازل ہو رہا ہے۔ بڑے لیموں کے برابر اولے پڑے۔ ایک اولے کا وزن کیا گیا تو ڈھائی چھٹانک نکلا۔ جانور کافی تعداد میں ہلاک ہو گئے۔ اس ژالہ باری سے فصلوں کو سخت نقصان ہوا ہے ؛

میاں چنوں۔ ۵۔ اپریل۔ گذشتہ دو ہفتوں سے علاقہ میں سخت بارشیں ہو رہی ہیں۔ اور دو بار ژالہ باری بھی ہوئی ہے۔ فصلیں بہت حد تک تباہ ہو گئی ہیں ؛

علاقہ ماجھ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سرائے امانت خاں اور اس کے ارد گرد علاقوں میں زبردست بارش ہوتی رہی۔ بارش سے پہلے اولے بھی پڑے۔ جس سے فصلوں کو کافی نقصان پہنچا ہے ؛

مسٹر گاربٹ کمشنر ملتان نے بتایا۔ کہ ڈیرہ غازیخاں سے لیکر اوکاڑہ تک کا رقبہ تباہ شدہ رقبہ میں شامل ہے۔ ضلع ڈیرہ غازیخان میں چند ایک دیہات میں نقصان ہوا۔ ضلع مظفر گڈھ کے ۳۰ دیہات پر ژالہ باری کا اثر ہوا۔ ملتان میں کہیں شدت کی ژالہ باری ہوئی اور کہیں بالکل نہیں ہوئی۔ ایک گاؤں کی تو ساری فصل تباہ ہو گئی۔ خانیوال میں تباہی ملتان کی نسبت بھی زیادہ ہوئی۔ منٹگمری میں ۱۲۰۰ اور لائل پور میں ۶۸ دیہات پر ژالہ باری کا اثر ہوا۔ جس جس گاؤں پر ژالہ باری شدت کی ہوئی وہاں گندم اور نخود کی فصل بالکل تباہ ہو گئی۔ ژالہ باری کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گھاس کاٹنے والی مشین سے ساری فصل کاٹ لی گئی ہے ؛

جیکب آباد۔ ۶۔ اپریل۔ یہاں ۳ اور ۴ اپریل کو تقریباً تین بجے یکا یک بادل چھا گئے۔ پہلے تھوڑی بوندا باندی ہوئی پھر ژالہ باری شروع ہو گئی۔ جو نصف گھنٹہ تک ہوتی رہی تقریباً بیر کے برابر اولے پڑے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ گذشتہ دس سال میں اتنے بڑے اولے نہیں پڑے ؛

اس ہفتہ میں ژالہ باری اور بارش نے مختلف علاقہ جات کو نہایت ہی زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ چنانچہ پالم پور وادی میں تو ژالہ باری اس قدر زور سے ہوئی ہے کہ درختوں کے پتے بھی قطعی گر گئے۔ اور چاء کی فصل کو کافی نقصان پہنچا ؛

لائل پور۔ ۵۔ اپریل۔ ضلع کے بہت سے حصوں میں زبردست بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے۔ جس سے گندم اور چنے کی فصل کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ بارش متواتر تین دن تک ہوتی رہی ہے ؛

بارہ مولہ میں ۲۶ چیت کو تین بجے کے قریب زبردست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ژالہ باری ہوئی۔ اس قدر بڑے اولے آج تک کشمیر میں کبھی نہیں دیکھے گئے ؛

گجرات یکم اپریل۔ کل اس ضلع میں شدید ژالہ باری ہوئی۔ جس سے فصلوں کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ ژالہ باری پون گھنٹے تک ہوتی رہی۔ جس میں وقتاً فوقتاً بہت بڑے بڑے اولے پڑتے تھے۔ ژالہ باری کے ختم ہونے پر زمین پر ایک انچ موٹی سفید تہ جمی ہوئی تھی ؛

(خانیوال۔ ۴۔ اپریل) بیان کیا جاتا ہے خانیوال ڈویژن میں تیس ہزار ایکڑ زمین کی ژالہ باری سے فصل تباہ ہوگئی ہے۔ اور منٹگمری ڈویژن میں پندرہ ہزار ایکڑ فصل تباہ ہوئی ہے۔ بلوکی ڈویژن میں ۳۵ ہزار ایکڑ کل اسّی ہزار ایکڑ کی فصل تباہ ہوگئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ آٹھ لاکھ من گندم اور نخود جو اگر ژالہ باری نہ ہوتی۔ بچ جاتے۔ اب ضائع ہوگئی ہے۔ خانیوال میں تین دن سے بارش ہو رہی ہے۔ اور ایک دن ژالہ باری پھر ہوگئی ہے۔ شانتی نگر اور آریہ نگر میں ایک ایک پاؤ وزنی اولہ پڑا ہے۔ ملتان کی اطلاع ہے کہ وہاں پھر ژالہ باری ہوئی ہے خصوصاً شجاع آباد اور پیروالہ میں بہت زیادہ اولے پڑے۔ تین چار دن سے چنیوٹ میں بھی خوب موسلا دھار بارش ہو رہی ہے کل رات کو تو اولے بھی پڑے۔ جس سے فصلوں کو مالی نقصان پہنچا۔ منڈی میں گندم کے نرخ بڑھ رہے ہیں۔ اور سٹہ والوں کی بن آئی ؛

ضلع امرتسر میں ۲ دو روز متواتر بارش۔ ژالہ باری۔ اور طوفان کی وجہ سے نخود اور گندم کی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ باغوں کے پھل خاص کر آموں کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے ؛

پٹیالہ۔ ۵۔ اپریل۔ چوبیس گھنٹے تک مسلسل بارش اور تقریباً دو گھنٹے تک ژالہ باری ہونے سے شہر میں لوگ ہاہا کا شور مچا رہے ہیں۔ پرسوں شام کے وقت بارش شروع ہوئی۔ کل تمام دن بارش ہوتی رہی۔ ایک بجے کے قریب سے بڑی شدید ژالہ باری ہوئی۔ سڑکیں۔ چھتیں بالکل سفید نظر آنے لگیں شہر میں چند مکانات گرنے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ فصلیں تباہ ہوگئی ہیں ؛

لدھیانہ۔ ۳۔ اپریل۔ دن کو دو تین مرتبہ خوب بارش ہوئی۔ رات کو زور کی بارش کیساتھ بڑے بڑے اولے پڑے۔ ۴۔ اپریل دن رات بارش ہوتی رہی۔ کھڑی فصلوں کو سخت نقصان خیال کیا جا رہا ہے ؛

کانگڑہ۔ ۴۔ اپریل۔ تین یوم سے لگاتار بارش ہو رہی ہے۔ اور ندی نالوں میں برسات کی طرح پانی بہہ رہا ہے۔ تیار فصل ژالہ باری سے تباہ ہوگئی ؛

دریائے راوی کے کنارے پر گندم اور چنے کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ منگو۔ ٹوریاں وغیرہ میں زبردست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ژالہ باری ہوئی۔ جس سے تمام کی تمام فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پاؤ پاؤ بھر کے اولے پڑے ہیں۔ کئی پرندے زبردست ژالہ باری سے ہلاک ہو گئے ؛

ڈیرہ غازیخاں۔ ۲۳۔ مارچ۔ کل شام کو تین بجے مغربی کونے میں گھنگور گھٹا چھا گئی۔ اور تقریباً نصف گھنٹے کے بعد زور سے ہوا چلنے لگی۔ آناً فاناً قیامت خیز طوفان آگیا۔ اور آن کی آن میں زمین اولوں سے ڈھک گئی۔ اولے جسامت میں چنے سے لیکر چھوٹے سیب کے برابر تھے۔ اور نوکدار تھے۔ درخت اکھڑ گئے۔ پرندے مر گئے۔ فصلیں برباد ہو گئی ہیں ؛

کراچی۔ ۱۲۔ اپریل۔ آج شام لڑکانہ میں آندھی اور ژالہ باری کا شدید طوفان آیا۔ جس سے کئی مکانات منہدم ہو گئے۔ اور آدمی اور مویشی شدید زخمی ہو گئے۔ اہل شہر کا بیان ہے۔ کہ جب سے شہر آباد ہوا ہے ایسا طوفان دیکھنے اور سُننے میں نہیں آیا ؛

اخیر میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ وزارت پنجاب کے ایک رکن کا بیان خلاصۃً دیدیا جائے۔ جو مندرجہ ذیل ہے:۔

پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سر سندر سنگھ مجیٹھیا نے پنجاب میں ژالہ باری سے تباہی کے متعلق ایک بیان پڑھا۔ جس کے دوران میں انہوں نے بعض نہایت لرزہ خیز اور ہولناک واقعات کا تذکرہ کیا۔ موصوف نے بیان کیا۔ کہ اس طوفان کی ابتداء ڈیرہ غازیخان میں ہوئی

ڈیرہ غازیخان میں ۱۷ دیہات۔ مظفرگڑھ میں ۷۴ دیہات ملتان میں ۳۴۳ دیہات منٹگمری میں ۳۲ دیہات۔ اور لائل پور میں ۷۸ دیہات میں اس طوفان سے تباہی بپا ہوئی۔ یہ طوفان سمندر کی لہروں کی طرح چلتا گیا۔ مظفرگڑھ میں ایک گاؤں بالکل تباہ ہو گیا۔ اور اس کے بعد دوسرا گاؤں اگرچہ اسکے راستے میں تھا مگر وہ بالکل بچ گیا ؛

ژالہ باری صرف دس منٹ تک ہوئی۔ یہ ۲۲ مارچ کی شام کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد شدید آندھی اور بارش شروع ہو گئی۔ پھر ۳ اپریل کو بھی شدید طوفان آیا۔ اولوں کا حجم سوڈا واٹر کی بوتلوں میں شیشے کی گولیوں اور مرغی کے انڈوں کے برابر تھا۔ ملتان کے ایک گاؤں میں ۵۰ بھیڑوں کا ایک گلہ اس کی زد میں آگیا۔ اور ان میں سے ایک بھیڑ بھی نہ بچی ؛

دُعا کیجائے

میرے بھائی سید انوار حسین بخاری۔ اور ماموں زاد بھائی سید ریاض حسین امسال بی۔ اے کے امتحان میں بیٹھ رہے ہیں۔ دُعاء کامیابی فرمائیں ؛

نیز ماموں زاد بھائی نواز احمد بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں دُعاء صحت کی جائے ؛

(سیدہ ش اختر سیالکوٹی)

اعانت

محترمہ ب۔ خ۔ ن صاحبہ زوجہ بابو عبدالمجید صاحب انبالہ نے اپنی بچی کی سالگرہ پر پانچ روپے کی رقم اعانت مصباح میں غیر مستطیع خواتین کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے بھیجی ہے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز

اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ جب تک غریب و مفلس رہتے ہیں۔ خدا اور رسُول کے احکام کی خوب تعمیل کرتے ہیں۔ جہاں کچھ اچھی روٹی ملنے لگی پھر تو زمین پر پاؤں رکھنا بھی مشکل ہوگیا۔ غرور تکبّر۔ حسد۔ بغض کا زیادہ استعمال کرنے لگے مفلسی و غربت کے دن بھُول جاتے ہیں۔ یہی حال عورتوں کا ہے۔ جب تک غربت، افلاس کے دن رہیں تب تک نماز۔ جب اچھا ملنے لگا۔ نماز ترک بعض عورتوں کے جب تک بچے نہیں ہوتے تو وہ باقاعدہ نماز۔ روزہ۔ تلاوت قرآن شریف میں مشغول رہتی ہیں۔ جہاں ایک دو بچے ہو گئے۔ عذر یہ بنا۔ کہ ان کے بناؤ سنگار دیکھ بھال میں ہی فرصت نہیں ملتی۔ دوسرے یہ کہ بچے کپڑے پلید کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عبادت میں خلل پڑتا ہے ؎

اس میں شک نہیں کہ بچّوں کے پیشاب پاخانے وغیرہ میں کپڑے ٹھیک نہیں رہتے۔ لیکن اگر احتیاط سے رکھے جائیں یا خدا کا خوف اور اس کی عبادت کا خاص خیال ہو۔ تو پوری طرح بچوں کی دیکھ بھال کرنی چاہیئے۔ اور کپڑوں کا بچانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ سب سے بہتر بات یہ ہے۔ کہ نماز کے لئے ایک جوڑا علیحدہ رکھا جائے۔ تاکہ صرف نماز وغیرہ کے وقت ہی کام آئے۔ نماز ادا کرنے کے بعد فوراً اُتار دیا جائے۔ اور پہلے ہی کپڑے پہن لئے جائیں۔ اس طریقے سے نماز وغیرہ میں کبھی خلل نہیں پڑتا بشرطیکہ نماز کی نیّت ہو ؎

مگر اصل بات یہ ہے کہ اولاد اور دولت انسان کو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل بنا دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اولاد اور دولت میں خدا کو بھُول جاتے ہیں۔ وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب کچھ میرے قبضے میں ہے۔ انسان کی کیا حقیقت ہے۔ جو ان چیزوں پر فخر کرتے ہیں ؎

افسوس کی بات ہے۔ کہ یہ سب چیزیں جو خدا کی سب سے بڑی نعمتیں ہیں۔ اور جو خدا نے ہی انسانوں کو عطاء کی ہیں ان کو انسان بجائے مزید شکریہ ادا کرنیکے اُلٹا اپنے حق میں خرابی اور نقصان کا باعث بنا لیتے ہیں اور واقعی اس شخص سے بڑھ کر ناشکرا کوئی نہیں ہوتا جو دُنیا کے عیش و آرام اور دولت وغیرہ کی دُھن میں خدا تم کو بھُول جائے۔ حالانکہ وہی سب کچھ عطاء کرنیوالا ہے ؎

خُدا تعالیٰ نے انسان کو ہر طرح کے آرام بہم پہنچائے ہیں۔ مگر انسان کی خودداری کو دیکھو۔ کہ شکریہ اور قدر اس کے آگے کچھ چیز نہیں۔ اس مہربان کے آگے بجائے سر جھُکانے کے اسکو بالکل بھُلا دیتے ہیں۔ اسکی عنائیت کردہ چیزوں پر نہ قناعت اور نہ ہی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بہنو! خدا نے ہمیں اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ہم نیک کام کریں۔ اور اس مہربان پروردگار کی عبادت کریں۔ ہر مصیبت، ہر مسرّت میں اُس کو یاد رکھیں ؎

دُوسرے ہم تو خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم خدا اور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام پر چل کر غیر احمدی بہنوں کو نمونہ بنکر دکھائیں۔ تاکہ انکو کم فہمی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ سے ہم سے کسی قسم کا بغض نہ رہے۔ اگر ہم مخالفت کا خیال کریں۔ تو مخالفت تو رسُولِ پاک ؐ کے عہد نبوت کے زمانے میں بھی تھی یہ کوئی انوکھی بات نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی فرمایا ہے۔ کہ جہاں مخالفت نہیں وہاں اسلام و احمدیت کا پھیلنا مشکل ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ بہنوں کو زیادہ نماز کی طرف توجہ دلائیں اور ان کو نماز کی پابند رہنے کی ہدایت کریں۔ کیونکہ نماز ہی اعمال میں سب سے بڑا رکن ہے بشرطیکہ دلی نیت اور خداوند کریم کو حاضر و ناظر جان کر پڑھی جائے ؛

جو نماز وغیرہ نہیں ادا کرتیں۔ وہ اپنے لئے دُعا کرتی ہیں۔ کہ اے خدا ہمیں بخش دے۔ ہمیں جنت میں جگہ دے اسی طرح کی بہت سی دُعائیں کرتی ہیں۔ وہ سوچیں تو سہی کہ نہ تو وہ عبادت کرتی ہیں اور نہ خدمت خلق۔ تو وہ کس طرح اِنعام اکرام کی مستحق ہونگی۔ گھر سے ہی مثال لیں کہ جب ہم ماں کا کہا نہ مانیں یا گھر کا کام کاج نہ کریں تو ماں خوش ہو کر روٹی بھی نہیں دیتی۔ اگر دے بھی تو اپنی خفگی کا اظہار کر کے دیتی ہے۔ یعنی محنت کے بغیر انعام ملنا مشکل ہے۔ پھر جو خدا ہر ایک چیز کا خالق ہے۔ مالک و رازق ہے کس طرح وہ اپنے احکام کی خلاف ورزی پر خوش ہو۔ کسی شاعر نے کہا ہے:۔

دِل عبادت سے چُرانا اور جنت کی طلب
کام چور۔ اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب

جیسی جیسی کوئی عبادت کریگا ویسے ہی اسکو انعام و اکرام ملینگے سب سے بڑھ کر عبادت نماز ہی ہے سو میری بہنو! نماز کو ہرگز نہ چھوڑیں۔ باقی باتوں کی سزا میں کچھ تخفیف ہو جائے تو ہو جائے مگر نماز کے ادا نہ کرنیکی سزا کبھی کم نہیں ہو گی [۲]

سالانہ رپورٹ مستورات انصار اللہ شہر سیالکوٹ ۱۹۳۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مستورات انصار اللہ کے اپریل ۱۹۳۶ء سے مارچ ۱۹۳۷ء تک گیارہ ماہواری اجلاس ہُوئے۔ اور ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء کو سیرۃ المہدی کا جلسہ بھی ہوُا ؛

اپریل ۱۹۳۶ء کے جلسہ میں ۱۸ اپریل کا خطبہ جمعہ پڑھا گیا۔ اور مبارکہ بیگم صاحبہ نے "جہاد" پر نظیرہ بیگم صاحبہ نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے "حلم" پر تقریریں کیں۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ انصار اللہ نے مجلس مشاورت کے حالات سُنائے ؛

مئی کے جلسہ میں الفضل سے خطبہ جمعہ پڑھا گیا اور سیدہ امۃ السلام صاحبہ نے "صداقت مسیح موعود ؑ" پر امت الہادی نے مخالفین سلسلہ کے اعتراض کا جواب یعنی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج کیوں نہ کیا" موضوعات پر تقریریں کیں "تبلیغ اسلام" اور "دُعا کے طریق" وغیرہ مضامین پڑھے گئے۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا فَالْمُوْرِیَاتِ قَدْحًا الآیہ شریفہ کی موزون الفاظ میں تفسیر فرمائی ؛

۲۶ مئی ۱۹۳۶ء کو سیرۃ المہدی کا جلسہ منعقد ہوُا۔ جس میں "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم"۔ "آپؑ کی شان غیروں کی نظر میں"۔ اور "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے"۔ پر مضامین سُنائے گئے۔

[۲] اسلئے میری عزیز بہنو ہمیں نماز کا زیادہ پابند رہنا چاہیئے۔ اور نماز کے علاوہ باقی احکام کے تعمیل کی بھی پُوری پُوری کوشش کرنی چاہیئے ؛

(خاکسارہ سیدہ ش۔ الف ہمشیرہ خورد سید انوار حسین بخاری سید انوالی ضلع سیالکوٹ)

سیّدہ امۃ السلام صاحبہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچپن سے جوانی تک کے حالات" اور محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سابق سیکرٹری انصار اللہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اسلام" پر تقریریں کیں۔ اور محترمہ سیّدہ فضیلت صاحبہ نے سورۂ استخلاف کو تلاوت فرما کر مختلف احساناتِ الٰہیہ کا ذکر کیا ؛

جون کے جلسہ میں ۲۷ مئی کے الفضل سے "حضرت امیر المومنین کا پیغام مخلصین جماعت کے نام"۔ "مطالبہ دُعا" "مالی قربانی"۔ "سادہ زندگی" اور "اپنے ہاتھ سے کام کرنا" وغیرہ مطالبات پر مضامین پڑھے۔ سیّدہ امۃ السلام صاحبہ نے "گوٹے ٹھپّے" کے چھوڑ دینے پر تقریر کی ؛

جولائی کے جلسہ میں "پیشگوئی اسمہٗ احمد" پر امۃ الہادی نے "جہاد" پر ستارہ جبین نے "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" پر خاکسارہ نے اور "مسیح محمدی و مسیح موسوی کے مابین مشابہت" پر مبارکہ بیگم نے تقریر کی۔ اور محترمہ سیّدہ فضیلت صاحبہ نے سورہ فاتحہ کے مطالب و معانی بہنوں کے ذہن نشین کرائے ؛

اگست کے جلسہ میں "پیشگوئی محمدی بیگم" کے عنوان سے مضمون پڑھا گیا۔ امۃ الہادی نے "پیشگوئی لیکھرام" پر تقریر کی۔ محترمہ صدر سکینہ بیگم صاحبہ نے زمانہ کی دگرگوں حالت کو پیش کرتے ہوئے بہنوں سے ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ کیا ؛

ستمبر کے جلسہ میں "رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سادہ زندگی" اور "ہم کو اسلام کا چہرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے بنایا" کے موضوعات پر مضامین پڑھے گئے۔ مبارکہ بیگم صاحبہ نے "پیشگوئی محمدی بیگم" پر تقریر کی۔ اور محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے اصلاحِ خواتین کے لئے پُر مغز تقریر کی ؛

اکتوبر کے جلسہ میں سیّدہ آسیہ بیگم نے "مجدّد کی ضرورت" سیّدہ امۃ السلام نے "بعثتِ مہدی" خاکسارہ نے "زمانہ کی حالت اور ہمارا فرض"۔ اور نذیر بیگم نے "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" کے عنوان پر تقریریں کیں۔ محترمہ سیّدہ فضیلت صاحبہ نے "موجودہ زمانہ میں مصلح کی ضرورت" پر مبسوط تقریر کی ؛

نومبر کے جلسہ میں خاکسارہ نے "سورہ فاتحہ سب سے بہتر دُعا ہے" اور امۃ الہادی نے "صداقت مسیح موعودؑ از رُوئے بائیبل" پر تقریریں کیں۔ محترمہ سیّدہ فضیلت صاحبہ نے روزہ کے مقاصد پر تقریر فرمائی ؛

دسمبر کے جلسہ میں "اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سُورج" کے عنوان پر سیّدہ شوکت صاحبہ نے تقریر کی۔ محترمہ سیّدہ رفعت صاحبہ صدر جلسہ نے انصار اللہ کے مطالب و معانی سمجھاتے ہوئے انصار اللہ کو چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ جس پر انصار اللہ کی چھ ممبرات نے چندہ کی فہرست پر نام لکھوایا ؛

جنوری کے جلسہ میں ستارہ جبین نے "درُود شریف کے برکات" پر مبارکہ بیگم نے "مجھے اسلام کیوں پیارا ہے" پر سیّدہ امۃ السلام نے "صداقت مسیح موعودؑ" پر تقریریں کیں۔ "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر مضمون پڑھا گیا۔ سیّدہ فضیلت صاحبہ محترمہ نے "انسانی پیدائش کی غرض و غایت" پر نہایت مبسوط تقریر فرمائی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

80

(ب) فروری کی ۲۱ تاریخ کو حج کی تعطیل تھی اس لئے جلسہ نہ ہو سکا۔

مارچ کے جلسہ میں "عورت کی ہستی اور اسکے فرائض" "زمانہ میں بھگوان کرشن کا اوتار" مضامین اور ۱۴ مارچ کے الفضل سے خطبہ جمعہ پڑھے گئے۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ صدر جلسہ نے انصار اللہ کی ممبرات کو مخاطب کرتے ہوئے پردہ، سادہ لباس، اطاعت والدین اور پابندی صوم و صلوٰۃ کی سخت تاکید فرمائی۔

گیارہ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ اور ممبرات انصار اللہ کی مشترکہ میٹنگ ہوئی۔ اور ممبرات انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کیطرف سے مشترکہ طور پر پچپن ۵۵ روپے کے تبلیغی سیٹ غیر ممالک میں بھیجے گئے۔ (۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء۔ موصولہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء) (خاکسارہ فہمیدہ سیکرٹری انصار اللہ مستورات سیالکوٹ)

برطانوی ہند کے مسلمان

اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ برطانوی ہند میں مجموعی طور پر (۷۷۶۷۷۵۴۵) مسلمان ہیں۔ جن صوبوں یا مجوزہ صوبوں میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہوگی اُن کی آبادیاں درج ذیل ہیں:۔

صوبہ	مسلمان	ہندو
بنگال	۲۵۲۱۰۸۰۲	۲۰۲۰۶۸۵۹
پنجاب	۱۱۴۴۴۳۲۱	۶۵۷۹۲۶۰
صوبہ سرحد	۲۰۶۲۷۸۶	۱۴۹۸۸۱
سندھ	۲۴۳۸۱۱۰	۸۴۱۲۶۷
بلوچستان	۳۶۷۲۸۲	۳۸۶۷۸
میزان	۴۱۵۲۳۳۰۱	۲۷۷۱۵۹۴۵

عجائبات

۲۶ جنوری ۱۹۱۸ء کا واقعہ ہے۔ کہ امریکن ہوابازی کے محکمہ کا ایک افسر کپتان ہیڈلے ہوائی جہاز سے ایسے موقعہ پر گرا۔ جبکہ وہ پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر تھا۔ قدرت خدا کی اُسی وقت جہاز فضاء ہوا میں غوطہ لگا رہا تھا۔ کپتان مذکور تھوڑے ہی فاصلہ پر پہنچا ہوگا۔ کہ جہاز اُس کے نیچے آگیا۔ اور وہ اس کی دُم پر جا پڑا۔ اور اسکی جان بچ گئی۔

دُنیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت جوڑا ہونیکا فخر ہنگری کے ایک میاں بیوی کو حاصل ہے۔ وہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اور ایک سو سنتالیس سال تک میاں بیوی کے طور پر زندہ رہے۔ خاوند کی وفات ۱۷۲ سال کی عمر میں اور بیوی کی وفات ۱۶۴ سال کی عمر میں ہوئی۔

ایتھنز کی ایک خاتون لیون نے اپنی زبان محض اس لئے کاٹ ڈالی تاکہ وہ دو محبانِ وطن کے ایک اہم راز کو حکومت کے افسروں کے سامنے افشاء کرنیکا موجب نہ ہو جائے۔ بعد میں اس خاتون کی یادگار میں ایک مجسمہ بنایا گیا جس کی شکل ایک شیرنی کی تھی۔ اور جس کی زبان نہ تھی۔

سپین کے مقام گجون میں ایک خاندان لولنت نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ جس میں گذشتہ ایک سو سال سے کبھی کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ لڑکے ہی ہوتے رہے ہیں ؎

سکاٹ لینڈ کے ایک شخص جان سنطلیر نے یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں اور ہر بیوی سے اُسکے ہاں دس لڑکے پیدا ہوئے۔ وہ ۱۸۹۰ء میں فوت ہوا تھا ؎

پیڈرو اوّل شاہ پرتگال کی چہیتی بیگم انسر ڈی۔ کاسٹرو اپنے مرنے کے بعد ملکہ بنی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ اس لڑکی کو اُس کے خسر شاہ پرتگال نے مروا ڈالا تھا۔ جو کسی اور جگہ اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتا تھا۔ جب اس کی وفات کے بعد پیڈرو اوّل تخت نشین ہوا تو اُسنے اپنی مظلومہ بیگم کی لاش کو قبر سے نکلوایا۔ اور باقاعدہ شاہانہ رسم کے ساتھ اُسے "ملکۂ پرتگال" بنایا۔ اس کے استخوانی پیکر کو سہارے دیکر تخت پر بٹھایا گیا۔ اور درباریوں نے اُس کے آگے اُسی طرح آداب بجالانے کی رسم ادا کی جس طرح کسی زندہ ملکہ کے سامنے ؎

پیٹرس برگ (افریقہ) کے ایک حبشی سردار کا قد تین فٹ سے چھوٹا تھا۔ لیکن اُس کی دس بیویاں تھیں۔ اور ۲۷ بچے تھے ؎

افریقہ کے جزیرہ کالابار کے ایک حبشی سردار اکبری کی بیوی مم ڈی سترہ سال کی عمر میں نانی بن گئی تھی۔ آٹھ سال کی عمر میں اس کی شادی اس حبشی سردار سے ہوئی اور اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جبکہ اُس کی عمر آٹھ سال اور چار ماہ کی تھی۔ اس کے بعد وہ لڑکی سات سال کے عرصے میں ماں بن گئی ؎

فرانس میں چند سائنس دانوں کو اس بات پر مامور کیا گیا تھا۔ کہ سمندر کے قطرات کی تعداد کا اندازہ کریں معلوم ہوا ہے۔ کہ ان لوگوں نے یہ کام ختم کر لیا ہے۔ اور قطروں کی تعداد معلوم کر لی ہے۔ کل قطرے ایک کھرب ۳۰ ارب سنکھ ہیں ؎

مکہ اور مدینہ کے درمیان کا سفر اونٹ کے ذریعے تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ روز میں طے ہوتا تھا۔ لیکن اب موٹر سے بیس ۲۰ گھنٹے میں اور ہوائی جہاز سے یہ مسافت دو گھنٹے میں ختم ہو جاتی ہے ؎

مسز ہڈل سٹون پہلی خاتون تھیں جنہوں نے جزیرۂ کٹالینا سے کیلیفورنیا تک بیس میل کا فاصلہ تیر کر طے کیا تھا ؎

۱۹۲۹ء میں جب مسز ہڈل سٹون ایک تیرہ سال لڑکے کی ماں تھیں۔ تو آپ فرانس سے ڈوور تک رودبار انگلستان کو عبور کرنے کی کوشش میں ۲۱ گھنٹے پانی میں رہی تھیں ؎

۱۹۳۰ء میں خاتون موصوفہ ایک تالاب میں ۸۵ گھنٹے اور ۱۵ منٹ تک لگاتار تیرتی رہیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولینڈ میں ماریا زدگر سکا نام ایک خاتون ہے جس کی عمر تو پینسٹھ برس کی ہے۔ مگر وہ دیکھنے میں بیس ۲۰ سال کی لڑکی معلوم ہوتی ہے۔ اسے شادی کئے سینتیس برس گذر چکے ہیں ؛

اب تک پولینڈ کے متعدد ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں۔ مگر وہ اس کے شباب جاودانی کی کوئی توجیہہ نہیں کر سکے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ خاتون کی جسمانی حالت اور جلد سے بڑھاپے کے آثار بالکل ظاہر نہیں ہوتے ؛ ماریا اپنی عمر میں کبھی بیمار نہیں پڑی۔ اس نے نہ کبھی سگرٹ پیا ہے۔ نہ قہوہ ؛

اٹلی میں ایک لڑکی بیٹنا بیری ۱۸۶۴ء میں جبکہ اس کی عمر ۱۵ سال کی تھی سوئی۔ اور آجتک اس کی نیند نہیں کھلی۔ اس تمام عرصہ میں وہ سوئی رہی۔ درمیان میں شاذونادر ہی کبھی اس کی آنکھ کھلی ہوگی۔ اب اس کی عمر ۸۸ سال ہے۔ روم کے اخبارات کا بیان ہے۔ کہ سینکڑوں کسان اور دیگر دیہاتی اس عورت کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اسمیں معجزہ دکھانے کی طاقت ہے۔ بیٹنا کا جسم ریشم کی مانند ہے۔ اس کے بال برف کی مانند سفید ہیں۔ اور بہت پتلی ہے۔ امریکہ میں ایک لڑکی ۶ سال تک متواتر سوئی رہی ؛

یونان میں ایک چھوٹا سا دریا ہے۔ مگر اس کا بہاؤ عجیب ہے۔ ہر چھ گھنٹے کے بعد اس کے بہاؤ کا رخ بدلتا رہتا ہے۔ سیدھا بہتا ہوا اچانک الٹا بہنے لگ جاتا ہے۔ بڑے بڑے سائینسدان اور ماہر انجینئر اس کا سبب معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر آجتک کسی کو اس میں کامیابی نہیں ہوئی ؛

نیویارک میں آنکھیں کھلی رکھنے کا زبردست مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں ایک نوجوان لڑکی مس ماریان کرٹسی نے متواتر ۴۲ گھنٹے اپنی دونوں آنکھیں کھلی رکھیں۔ اس دوران میں اس نے ایکبار بھی آنکھ نہ جھپکی۔ اس مقابلہ میں کامیابی کے لئے اسے ایک سو پونڈ انعام ملا ؛

اسوقت دنیا کی کل آبادی ۲۰۷۳۸..... ہے۔

۱۹۲۰ء میں پہلی دفعہ دنیا کی مردم شماری کی گئی تھی۔ اس وقت سے اب آبادی ۵ گنا زیادہ ہوگئی ہے اور ۲۱۰۰ء میں ۲۶۴۵۵..... ہو جائے گی ؛

معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ اٹلی عنقریب ایک حکم جاری کرنے والی ہے۔ کہ ہر گھر میں کم از کم چار بچے ضرور ہوں۔ یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ اگر کسی جوڑے کے کوئی بچہ پیدا نہ ہو۔ تو اسے کیا سزا دی جائے گی ؛

کولمبیا (اوہیو) کے مسٹر اور مسز واکر کی ۱۰ سال میں تیسری مرتبہ شادی ہوئی ہے۔ پہلی دفعہ ۱۹۱۹ء میں ہوئی تھی۔ مگر ۱۹۲۴ء میں خاوند نے بیوی کو طلاق دیدیا۔ پھر اسی سال شادی ہوگئی۔ اور پچھلی جولائی میں پھر طلاق دیدیا گیا اب ان کی پھر شادی ہوئی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم حدیث کو کیوں پڑھتی ہیں؟

ہماری حدیث پڑھنے کی غرض و غایت بہت بڑی ہے۔ وہ یہ کہ ہم اُن کاموں سے واقفیت حاصل کریں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کئے ہیں۔ ہم یہ تو معلوم کرسکتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلعم نے یہ کام کیا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ کیسے اور کس طرح سرانجام دیا۔ چنانچہ یہ بات معلوم کرنیکے لئے ہم کو حدیث کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ جو کام آپؐ نے کیا وہ قرآن کریم میں ضرور بتایا گیا ہے لیکن اس کی تفصیل حدیثوں میں مل سکتی ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر ہم حدیثوں کو نہ پڑھیں تو ہمیں ہرگز کسی کام کی تمیز نہیں ہوسکتی مثلاً رسول کریم صلعم فرماتے ہیں کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم۔ یعنی اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہولو۔ اور میری راہ پر چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ اور گناہ بخشے ؛

اب یہ تو معلوم ہوگیا کہ اگر ہم رسول کریم صلعم کے بتائے ہوئے طریقے پر چلیں تو خدا ہمارے گناہ کو بخشیگا۔ اور ہم سے پیار کریگا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ کس طریقے سے چلیں۔ اسلئے ان کاموں کی پیروی کرنے کے لئے ہمیں حدیثیں پڑھنی ضروری ہیں۔ کیونکہ ان کاموں کو حدیثوں میں کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اسلئے حدیثیں پڑھنی از حد ضروری ہیں اسی طرح خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ کہ میری نماز میری قربانی زندگی میری موت جہانوں کے رب کیلئے ہے۔ اب قرآن کریم یہ تو ہمیں بتاتا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے۔ میری نماز میری قربانی سب جہانوں کے رب کیلئے ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ نماز کیسے پڑھیں اور قربانی کیسے کریں۔ اور کس کس چیز کی کریں جبتک کسی کام کا پتہ نہ ہو وہ کیسے کیا جاسکتا ہے۔ تو اسلئے ان کاموں کو معلوم کرنیکے لئے ہمیں حدیث پڑھنی ضروری ہے؛

اس کے علاوہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی بستے ہیں جو صرف حدیث کو مانتے ہیں وہ اہلحدیث کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو صرف قرآن کریم کی باتوں کو مانتے ہیں اور حدیث کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کام قرآن کریم میں ہے وہی کرینگے لیکن یہ دونوں گروہ غلطی پر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو کام قرآن کریم میں ہے اسکے کرنیکی ترکیب حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ دونوں کو مانا جائے۔ اسکے علاوہ اسلام کی اشد ضروری باتیں ہمیں حدیث سے ہی ملتی ہیں۔ اور جائز اور ناجائز اور حلال اور حرام کی تمیز بھی ہمیں حدیث سے ہی زیادہ تر معلوم ہوسکتی ہے؛

اسی طرح اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا کہ ان اللہ یحب المتطھرین۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ پاک و صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اتنا تو معلوم ہوا کہ قادر کریم نے فرمایا کہ صاف پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پاک و صاف کس طرح رہیں۔ اس کی تفصیل تو صرف حدیثوں سے ہی ملسکتی ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سی باتیں جنکا ہونا اور اسپر عمل کرنا مسلمان لوگوں کیلئے ضروری ہے۔ وہ حدیث ہی ہے جو کہ ہمیں بتاتی ہے مثلاً مختلف باتیں غسل کرنا۔ روزے رکھنا۔ زکوٰۃ دینا اور مختلف شرائط جنکا نماز میں ہونا ضروری ہے۔ اور تیمم وغیرہ کی ترکیب۔ اور اگر کوئی فوت ہو جائے تو اسکو نہلانا اور جنازہ پڑھنا اور اسکو دفن وغیرہ کرنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکیب حدیثوں میں پائی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں یہ سب باتیں موجود ہیں لیکن معلوم نہیں کہ عمل کیسے کیا جاتا ہے۔ تو اس لیئے بھی حدیثیں پڑھنی اشد ضروری ہیں ؛

اسی طرح زکوٰۃ کے مسائل بھی حدیث میں ہی ہیں

اسی طرح حدیثوں میں ہے کہ زکوٰۃ کیوں دیجاتی ہے اسکے دینے کے فائدے اور نہ دینے کے نقصان کیا ہیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ قرآن کریم سے معلوم ہوا کہ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو مگر کس طرح پر دیں؟ یہ حدیثیں ہی ہیں جو کہ ہمیں بتلاتی ہیں کہ فلاں فلاں وقت پر نماز پڑھو فلاں وقت پر نہ پڑھو ؛

اِسی طرح اور بہت سی باتیں عورتوں کیلئے بیان فرمائی گئی ہیں جنپر عمل کرنا عورتوں کیلئے نہایت ضروری ہے یہ باتیں بھی حدیث سے ہی مل سکتی ہیں۔ پھر حج کرنیکے مسائل اور بہت سی باتیں صرف حدیثوں سے مل سکتی ہیں پھر خدائے تبارک و تعالیٰ کو ملنے کے ذرائع اور ضلالت سے نجات حاصل کرنیکے راستے اور مستقیم راستوں پر چلنے کی قرآن کریم نے نہائیت تاکید کی ہے مگر انپر عمل کرنیکے طریقے حدیثوں میں کھولکر بیان کئے گئے ہیں۔ اسلیئے ہمیں حدیث کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اسکے علاوہ اسلام کے اور اشد ترین احکام کے ضروری پہلو جس کا قرآن پاک میں حکم ہے۔ انکی ترکیب صرف حدیثوں میں ہی بیان فرمائی گئی ہے ؛

تو میری پیاری بہنو! حدیثوں کو نہایت غور سے پڑھو۔ اور ان پر عمل کرو۔ دُعاء ہے کہ خدائے پاک مجھے اور میری بہنوں کو حدیثوں کے پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین ؛ والسلام

(امۃ العزیز شمیم دختر محمد حسن شاہ صاحب دینیات کلاس نصرت گرلز ہائی [illegible])

حقوق العِباد

حقوق العباد کا مفہوم جیسا کہ اسکے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ کہ بندوں کو جو ایک دوسرے کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے اسمیں انکو کیا وطیرہ اختیار کرنا چاہیئے۔ حق کے معنے تو فرض کے ہیں۔ بعض حقوق آدمیوں کے ذمے فرض عین ہیں۔ اور بعض بطور فرض کفایہ ہیں ؛

فرض عین کی مثال۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۔ اور دے قرابت والوں کو حق انکا اور مسکین اور مسافروں کو اور مت خرچ کر فضولخرچی سے۔ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خداداد نعمتوں میں قریبیوں کا بھی حق ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یوصیکم اللہ اولادکم۔ میں ہر ایک حصے مقرر کر دئے ہیں جنمیں لڑکیوں بیواؤں وغیرہ ضعیف جنس اناث کے حصے مقرر کر دئے ہیں جنمیں آجکل کم از کم ہندوستان میں عمل مفقود ہے ؛

وَالْمِسْکِیْنَ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ لوگ جنکا کام کسی کام چلانے کے اسباب نہ ہونے کیوجہ سے تھم گیا ہے۔ انکو انکے اسباب مہیا کرنے میں مدد کیجاوے۔ وَابْنَ السَّبِیْلِ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں امیر غریب کی تمیز نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بڑا مالدار مسافری کی حالت میں اپنے روپیہ چوری ہو جانے کیوجہ سے بالکل محتاج ہو جاوے۔ اس حالت میں اسکا حق ہے کہ مقامی لوگ اس کی مدد جیسی کہ حالت موجودہ ہو کر دیویں ؛

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا سے معلوم ہوتا ہے کہ بیجا خرچ کرنا شیطان کا کام ہے۔ حقداروں کو محروم رکھنا اور غیر مستحق لوگوں کو بانٹ دینا فضولخرچی ہے۔ جیسا کہ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہونے پر مٹھائیوں پر توگرانقدر رقمیں خرچ ہو جاتی ہیں اور سنت طریق پر عقیقہ کرنے کے لئے خصوصاً لڑکیوں کی پرواہ ہی نہیں کی جاتی ؛

فرض کفایہ کی مثال۔ فرض کفایہ کی مثال نماز جنازہ سے دیجا سکتی ہے۔ کہ اگر ایک کنبے میں سے ایک آدمی بھی پڑھ لے تو باقیوں کا فرض بھی تخفیف ہو جاتا ہے مخفی نہ رہے کہ کسی کے ذمے فرائض وہ ہستی عائد کر سکتی ہے جو سب کی مالک اور رازق اور رب ہو۔ سو وہ ہستی اللہ تعالیٰ کی ہی۔ وہ ہی حقوق کا فیصلہ کر سکتا ہو جیسا کہ اُسنے یوصیکم اللہ والے رکوع میں فرمایا۔ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔ فریضۃ من اللہ کو میری بہنیں ملاحظہ فرماویں کہ فرائض کا مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کا ہی اختیار اور حق ہے۔ قرآن شریف میں یوں تو کثرت سے آیات اس بارے میں آئی ہیں جن کا اس مضمون میں بیان کرنا محال ہے۔ صرف دو آئتیں مثال کے طور پر عرض کی گئی ہیں ؛

والسلام

(سکینہ اختر کلاس دینیات نصرت گرلز ہائی سکول قادیان)

ایک صحابیؓ کی ننھی بچّی کی آمین

حضرت پیر سراج الحق صاحب سرساوی رضی اللہ عنہ نے اپنی عمر کے آخری حصّے میں جو شادی کی اس سے ایک بچّی ہے جو اب سات آٹھ سال کی ہے۔ اور وہ قرآن مجید ختم کر رہی ہے۔ اس کی والدہ صاحبہ کی خواہش وفرمائش سے یہ آمین شائع کی جا رہی ہے:۔

حمد

اگر ہر مُوئے تن میرا زباں ہو — تو پھر بھی حمدِ خالق کیا بیاں ہو
نشانِ ہر نشاں میں جس کا بے نشاں ہو — مکاں جس کا مکانِ لامکاں ہو!
ہے مجھ ناچیز کی واں کیا حقیقت — جہاں حامد کسی کا اِک جہاں ہو!
ترا لطف وکرم بے حد ہے ہم پر — ادا شکر اس کا بندے سے کہاں ہو
محمد مصطفےٰ ختم الرسل ہو — حبیبِ حق۔ شفیعِ مومناں ہو
کریں کیوں شکر خالق ہم نہ ہردم — جو احمدؑ مہدیٔ آخر زماں ہو

(۲)

مرے مہدی کا خادم اک جہاں ہے — یہ رُتبہ غیر کو حاصل کہاں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلم سے سر قلم ہوگا عدو کا — کہ اب بیکار یہ سیف و سنان ہے
وہ جموّنی۔ الٰہی بخش۔ سعدی — ہر اک انمیں سے بے نام و نشان ہے
خُدا شاہد ہے اس عیسیٰؑ سے بڑھ کر — مرے ہادی مرے عیسیٰؑ کی شان ہے
قیامت کا نمونہ ہیں زلازل — زبان پر توبہ توبہ الامان ہے
جو ہو آفات سے محفوظ بالکل! — وُہ کل دُنیا میں یہ دارُالامان ہے
کہیں کیا قادیاں کا وصف تُم سے — مِلا جیتے جی ہم کو اِک جنان ہے

(۳)

سراج الحقؓ جو مسیحاؑ کے صحابی — خُدا نے بخشی اُن کو کامیابی
مسیحؑ احمدی پر لائے ایمان — اُنہیں حاصل ہُوا اللہ کا عرفان
وُہ سرساوہ سے ہجرت کر کے آئے — بڑی خدمات کیں انعام پائے
بہت برکات حاصل کیں خُدا سے — ہُوئے سیراب اِس چشمے سے پیاسے
خُدا نے اُن کو بخشی ایک بچیّ — یہ عمرِ آخری کی نیک بچیّ
خُدا سے جا ملے چھوڑی یتیمہ — کہ جس نے پائی ہے طبعِ سلیمہ
اسے ماں نے پڑھایا خوب قرآن — کہ اس میں مسلم و مومن کی ہے جان
یہ قرآن رہنمائے دین و دُنیا — یہی سب کی بنائے دین و دُنیا
اِسی کے فیض سے معمُور عالم — یہی ہے رہبرِ ہر ابنِ آدم
اِسی پر ہے نجاتِ خلق موقوف — اِسی میں نہی مُنکر۔ امرِ معروف
تلاوت اس کی فرضِ مومناں ہے — ہمارے واسطے باغِ جناں ہے
پڑھو اَے نیک بچیّ اس کو ہر آن — بناؤ حرزِ جان اپنا یہ قُرآن
نہ اس کو بھُولنا زنہار بچیّ! — اِسی پر ہے مدارِ کار بچیّ!
اِسی کی برکتوں سے کام ہوں گے — سبھی گھر والے نیکو نام ہوں گے
خوشی میں غم میں اِس کا ساتھ رکھنا — مزا اِس نعمتِ ربّی کا چکھنا
خُدا کا فضل دائم شاملِ حال — ترقی ہر طرح کی پاؤ ہر سال
خُدا ہو حافظ و ناصر تمہارا — اُسی کا چاہیئے ہر دم سہارا
دعائیں اَے خُدا منظور کر دے — ہماری جھولیاں نعمت سے بھر دے
بنے قرآن ہر انسان کا دین — کہو سب مل کے آمین ثُم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

۴۲۴۷: منکہ احمد بی بی زوجہ چوہدری امداد علی خان قوم راجپوت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۳۶ء ساکن بیگم محمود ڈاکخانہ سٹروعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ قیمت پورا اندازاً ۱۸۲ روپے مہر پچاس روپے جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس رقم میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو وہ اس رقم سے منہا تصور ہوگی۔ اگر میری کوئی اور جائیداد وفات کے وقت ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری اس وقت ماہوار آمد کچھ نہیں اگر ماہوار آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

گواہ شد:۔ امداد علی خاں خاوند موصیہ۔ العبد:۔ احمد بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ (خان بہادر) نعمت خان والد موصیہ پنشنر سیشن جج۔

۴۶۶۵: منکہ بی بی سعیدہ زینب زوجہ سید منصور احمد صاحب قوم سید عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورین ڈاکخانہ کجرہ ضلع مونگیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۷ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ الف مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ سات ہزار روپیہ ہے۔ (ب) قرض جو میرے خاوند نے مجھ سے واسطے بندوبست لینے زمین بغرض بنانے مکان اندر شہر مظفرپور کے لیا ہے۔ اور ان کے ذمہ ہے نو سو روپیہ۔ (ج) مہر والدہ مرحومہ مغفورہ رسدی خالی ہمشیرہ بذریعہ وراثت جو ذمہ والدم سید وزارت حسین صاحب احمدی ساکن موضع اورین مذکور کے ہے۔ نو سو بہتر روپے چار آنے۔ (د) زیورات مفصلہ ذیل طلائی قیمتی مبلغ -/۲۵۰ روپیہ۔ اس کے سوا اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی آمد ہے۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ قائم ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ آئندہ جو کمی بیشی جائیداد میں متعلقہ کے ہوگی۔ اس کی اطلاع موصیہ مقررہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں دیتے رہنے کی حتی الوسع کوشش کروں گی۔

گواہ شد:۔ سید منصور احمد شوہر موصیہ۔

العبد:۔ سیدہ زینب موصیہ۔

گواہ شد:۔ سید غلام مصطفےٰ احمدی موضع اورین ڈاکخانہ کجرہ ضلع مونگیر

۴۶۸۷: منکہ زینب بی بی زوجہ احمد دین قوم کھیوہ پیشہ کمہار عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن گولیکی ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت صرف مبلغ دو صد روپیہ حق مہر ہے۔ جو میرے خاوند مسمی احمد دین کے ذمہ تاحال قابل ادا ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

بقلم خاکسار عبد الرحمٰن انور سیکرٹری وصایا محلہ دارالبرکات۔

گواہ شد:۔ احمد الدین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا زینب موصیہ۔

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن انور مولوی فاضل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن سے مس مارگیری کلارک

فیسٹرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں "جناب من! میں نے فیسٹرین کے استعمال سے ایسے کیلوں کو دور کیا ہے جو ویکسین کے علاج سے بھی دُور نہ ہو سکے تھے" (ترجمہ انگریزی چٹھی)

دیکھئے اہلِ مغرب بھی "فیسٹرین" کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ واقعی کیلوں۔ چھائیوں۔ دھبوں۔ بدصورتی پھنسیوں چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ اہل قادیان ڈاکٹر فیض علی احسان علی میڈیکل ہال اور سلطان برادرس جنرل مرچنٹ سے خریدیں۔

فیسٹرین سنو

دِن کے سنگار اور محافظت حسن کے لئے خوشبودار فیسٹرین سنو سے بڑھ کر کوئی سنو نہیں۔ یہ جلد کو ملائم کرتی ہے۔ خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے۔ فیسٹرین رجسٹرڈ کے ساتھ اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

محصولڈاک بذمہ خریدار۔

فیسٹرین آٹو

یہ رُوح پرور۔ جانفزا۔ فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت۔ چھوٹا سائز آٹھ آنے۔ بڑا سائز ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

UTRONE

یُوٹرون رجسٹرڈ Regd.

طبقۂ نسوان کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ یہ ایام ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض۔ زیادتی حیض۔ بندش حیض حیض کا درد یا تکلیف سے آنا۔ سیلان۔ رطوبت۔ ہسٹیریا یا باؤ گولہ۔ درد سر۔ درد کمر۔ درد پیڑو۔ وغیرہ کا بشرطیہ علاج ہے۔

یُوٹرون رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوی ٹانک ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو با اولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل ذائقہ شیریں۔

قیمت دو روپیہ (عگ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

فیسٹرین فارمیسی مقام مکتسر ضلع فیروزپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول

پینزی پھول

(امۃ السلام [illegible] قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔